کہی ان کہی چاہتیں از علیشاہ ناز

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہی ان کہی چاہتیں

از

علیشاہ ناز

www.novelsclubb.com

صبح سویرے سورج آہستہ آہستہ نکلتا جہاں میں روشن کرنیں پھیلانے لگا تھا ابھی وہ صحیح سے نکلا بھی نہیں تھا کہ فجر کی ہواؤں کی ٹھنڈک اُسکے دل میں اب بسیرا چھوڑنے لگی تھی دیکھتے ہی دیکھتے سورج مکمل طلوع ہو چکا تھا۔ قرآن پاک اٹھا کر اُسکی جگہ پر رکھتی وہ آہستہ قدموں سے کھڑکی کی جانب بڑھی تھی۔ سورج کی کرنیں ٹھیک اُسکے چہرے پر پڑ رہی تھیں دھیرے سے اُسکے چہرے پر مسکراہٹ سمٹی تھی۔

کچھ دیر صبح کے حسین منظر کو آنکھوں میں قید کرتی، آنکھیں کچھ پل کے لیے بند کیے خاموش فضا میں بلند پرندوں کی چہچہاہٹ کو سنتی گہری سانس لے کے باہر

کرتی، اب واپس سونے کے لیے لیٹی تھی لیکن نینداس وقت اس پر مہربان ہو جائے یہ ممکن ہی نہیں تھا۔

”نیند تو آنی نہیں۔۔۔۔جاگ لیتی ہوں تھوڑی دیر۔“

خود کلامی کرتے ہوئے وہ اپنے بالوں کو سمیٹتی جوڑے کی شکل دے چکی تھی۔سائڈ ٹیبل پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا موبائل پر میسنجر کھولتے ہی آیت نور کی چیٹ سامنے تھی سکرین پر آیت کے نام پر ہری بتی روشن تھی۔

www.novelsclubb.com

”اللہ اللہ ! چھوٹی اتنی صبح صبح میسجز کے انبار لگائے ہوئے مسئلہ کیا ہے؟“ وہ جلدی جلدی موبائل کے کیبورڈ پر انگلیاں چلاتی اُسے پیغام بھیج چکی تھی۔

"باجی اوپر سے پڑھیں نیچے کے سارے آپ کو جگانے کے لیے تھے لیکن آپ۔۔۔مجال ہے موبائل کو اٹھانے کی زحمت کر لیں پہلے ہی یہاں میری زندگی اجیرن کی ہوئی سب نے۔۔۔"

آیت کے جواب پر اس نے پہلے سارے پیغامات پڑھے لیکن تب تک بے صبر آیت نئے پچاس میسیجز کی بوچھاڑ کر چکی تھی۔

"اُفف۔۔۔توبہ !رک تو جاؤ ورنہ ابھی تایا ابّا کو فون کر کے بتاتی چھوٹی موبائل میں لگی ہے صبح صبح۔" وہ اب اُسے دھمکا رہی تھی۔

"اچھا نہ۔۔۔۔میرا مسئلہ حل کریں پہلے"

"دیکھو ابھی سو جاؤ مجھے بھی نیند آ رہی ہے نیہا کی شادی میں پورا مہینہ ہے ابھی تمھارے یہ کپڑے سلیکشن کے مسئلے ہم بعد میں حل کریں گے۔ویسے میں کل

آرہی ہُوں واپس کام ختم میری'' آخری جملہ اس نے سمائل والے شکل کے ایموجی کے ساتھ بھیجا تھا۔

''ہائے بس پھر ٹھیک ہے پتا ہے یہ مہینہ اتنا عجیب گزرا آپ کے بنا''

''ہاہاہا۔۔اچھا بتانا مت کسی کو امی کو سرپرائز دینا ہے۔۔ چلو سو جاؤ ایک ہی مہینہ میں ڈرامے'' وہ مسکراتی ہوئی چیٹ بند کر چکی تھی۔

''نیہا آپی اٹھ جائیں امی جان بلا رہی ہیں''

''آیت صرف دو منٹ دو'' وہ نیند سے بھراتی آواز میں بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے دے دیے میرا کیا جاتا" دونوں کندھے لاپرواہی سے اچکاتے ہوئے نیہا کے کمرے کے واشروم کی طرف بڑھی ٹھیک دو منٹ بعد نیہا غصے سے لال ہوتی اٹھی تھی کیوں کہ آیت دو منٹ انتظار کرنے کے بعد پانی اس پر ڈال چکی تھی۔

"تم۔۔۔سدھر جاؤ لڑکی بڑی ہو رہی ہو حرکتیں بھی بڑی والی کر لو" وہ غصے سے کمفرٹر ایک طرف کرتی کھڑی ہوئی تھی۔

"میں آپ سے پورے پانچ سال، شاویز بھائی سے پورے آٹھ سال چھوٹی، سترہ سال چھ مہینے دس دن کی چھوٹی سی معصوم سے بچی ہوں۔" وہ اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے اپنے آپ کو چھوٹا ثابت کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دانت بند کرواپنے کہیں باہر نہ آجائیں۔۔۔ایک تو سب نے لاڈ پیار نے بگاڑ کر رکھا ہوا"

"ان میں سے ایک آپ بھی ہیں" وہ پیار جتاتے ہوئے نیہا کو دونوں ہاتھوں سے اپنے حصار میں لیتی ہوئی بولی تھی۔

"ہر وقت نہیں ہوں گی۔۔۔اور ہاں آپکے پیارے بھائی جان کی بھی شادی ہو جانی ایک نہ ایک دن بیگم کے آتے ہی وہ بھی نہیں رہیں گے ان میں سے ایک۔"

نیہا کی بات پر ایک آنسو موتی کی طرح اُسکی آنکھوں سے ٹپک کر نیہا کی کندھے پر گرا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آیت ؟ کیا ہوا؟" اس نے نرمی سے آیت کو خود سے الگ کرتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا نہ میری جان زیادہ جذباتی نہ ہو نہیں بھول رہے تمھارے بھائی تمہیں وہ تو میں مذاق کر رہی تھی" وہ پیار سے اُسکا گال تھپتھپاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"چلو اب جاؤ نیچے ناشتہ کرو میں بس ابھی آئی"

"جاتی ہُوں فون دیکھ لیجیئے گا بج رہا تھا ارسلان بھائی کی کال تھی شاید میں نے کال کٹ کر دی تھی جب آپ سو رہی تھیں" معصومیت سے کہتی ہوئی وہ اب نیہا کے کمرے سے نکل چکی تھی۔

"یااللہ آیت۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔۔۔اف خدایا اب انہیں مناؤ" وہ اپنا سر پیٹتی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ناشتے کی ٹیبل پر مرتضیٰ حسن بیٹھے ایک ہاتھ میں چائے اور دوسرے ہاتھ میں اخبار لیے مصروف تھے وہیں ان سے کچھ دور شاویز بیٹھا موبائل میں مشغول تھا، نیہا کو

کھانے سے فرصت نہیں تھی اور گھر کی دونوں بڑی خواتین کچن میں پراٹھے بنانے میں مصروف تھیں۔

راحیلہ بیگم کچن کی گرمی سے اکتاتے ہوئے ٹیبل کی طرف آکر اب کرسی پر براجمان ہو چکی تھیں۔

"ہائے اتنی گرمی ہو رہی نہ کچن میں اف اللہ۔۔۔۔۔"

وہ ماتھے پر سے پسینہ صاف کرتے ہوئے بولی تھیں وہیں مرتضیٰ صاحب اُنکے بات پر نفی میں گردن ہلاتے ہوئے مسکرا کر اُنہیں دیکھ رہے تھے۔

"کتنی بار کہا ہے کوئی کام والی کا انتظام کر لو لیکن نہیں۔۔۔ جاؤ شوق سے پھر"

مرتضیٰ صاحب کا وہی پرانا جملہ جسکو دوہرا کر نہ وہ تھکتے تھے نہ راحیلہ بیگم سن کر۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بھئی جب تک ہاتھ پاؤں سلامت ہیں خود کریں گے ویسے بھی آپ لوگوں سے دوسرے کے ہاتھ کا کھانا کھایا جائیگا کیا؟"

"یہ بھی ٹھیک ہے کھایا تو نہیں جائے گا"

"نہیں بھئی مجھے آپ کے ہاتھ کے ہی کھانے ہوتے آلو کے پراٹھے اور کوئی اچھا نہیں بناتا" آیت نے فوراً بیچ میں بولنا ضروری سمجھا تھا۔

ہاں میں نے ہی بنانا اب تو بہو آئیگی تبھی کچھ سوچوں گی۔" وہ سامنے بیٹھے شاویز کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی جس کی شکل پر شادی کے نام پر بارہ بج گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"نیہا جا کے ذرا چچی کو دیکھو انڈا فرائے کرنے کو کہا تھا پتا نہیں کہاں رہ گئیں۔"

"جی امی جاتی ہوں"

"امی ویسے نیہا آپی کی شادی عید کے بعد کیوں رکھ دی اب رمضان میں شاپنگ کیسے کریں گے؟ کل سے رمضان نہ؟" آیت کو اب تک اپنی شاپنگ کی فکر تھی۔

"ہو جائیگا یہ تمہارا کام نہیں ہم دیکھ لیں گے"

"کیا؟؟؟؟؟ نہیں یہ غلط ہے میری بہن کی پہلی شادی ہے (اپس پہلی ہی ہوتی سب کی)۔۔۔اب مطلب میری پہلی بہن کی شادی ہے میں شاپنگ بھی نہ کروں خود؟

"وہ حیرت سے آنکھیں مرتضی صاحب تو کبھی شاویز کی طرف گھمائے کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کوئی نہیں کر رہا تم پر یہ ظلم اپنی شاپنگ کرنے خود ہی جائیگی میری لاڈلی" شاویز موبائل میں نظریں جمائے بولا تھا۔

امی ویسے ناشتہ سامنے ہو اور موبائل میں آنکھیں لگی ہوں کیا یہ کھانے کی بے حرمتی نہیں ہے؟" آیت کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی آنکھوں میں شرارت کی چمک اٹھی تھی۔

"تم چپ کرو پاگل کام کر رہا ہوں تمھاری طرح موبائل پر پیکا چو نہیں دیکھ رہا"

"میرا خیال ہے آپکے فون پر اس وقت ارتغل غازی چل رہا ہے" وہ زبان چڑاتے ہوئے شاویز کے پیچھے دیوار پر لگی شیشے کے فریم کی جانب اشارہ کرتی کہہ رہی تھی شاویز دانت پیستے ہوئے اُسے دیکھ رہا تھا جو مرتضیٰ صاحب کی شاویز پر پڑتی نظریں دیکھ مزے لے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بڑے بھائی سے بدتمیزی کر رہی ہو شرم تو آتی نہیں ہو گی"

بد تمیزی تو نہیں کر رہی کھانے کے آداااب سیکھا رہی ہوں کیوں بابا" وہ آداب کو کھینچتے ہوئے اپنے دانتوں کی نمائش کر رہی تھی۔

"دیکھو بد تمیزی مجھ سے کرنا نہیں کیوں کہ بد تمیزی نہ میں۔۔۔۔۔۔"

"سنتا ہُوں نہ برداشت کرتا ہوں" آیت نے بیچ میں خود سے اُنکا جملہ مکمل کیا تھا۔

"دیکھیں یہ جملہ ہو گیا ہے پرانا مارکیٹ میں کچھ نیا لائیں اب ورنہ آپ جو مارکیٹنگ کی ڈگری لے کے بیٹھے ہیں سب کو لگے گا جعلی ہے"

وہ اپنی ہی بات پر کھلکھلا کر ہنسی تھی مرتضی صاحب اور راحیلہ بیگم بھی اُنہیں دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔شاویز کے چہرے پر بھی اُسکی ہنسی دیکھ کر مسکان آئی تھی۔

"یہ لو آیت تمہارا ہاالف فرائے انڈا" نیہار ضوانہ چاچی کے ساتھ واپس آکر اپنی جگہ بیٹھ گئی تھی لیکن اُسکی بات پر شاویز نے سنی تھی اور کنکھیوں سے آیت کو دیکھتا اب وہ ہنس رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہارا نہیں۔۔۔۔تمھارے لیے نیہا آپی" وہ روہان سی ہو کر بولی تھی شاویز نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔

"چلو اب چپ کر کے کھاؤ یہ بھن بھن آواز نہ آئے اب کسی کی مکھیوں کی طرح" راحیلہ بیگم کی ایک آواز ہی کافی تھی ٹیبل پر مکمل خاموشی کے لیے۔

"بھائی تھکا ہوا آفس سے گھر آیا ہوا مجال ہے کوئی پانی پوچھ لو بس موبائل میں گھسی رہنا پڑھنے کے بہانے" شاویز ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے اپنے معمول کے مطابق آیت سے مخاطب تھا۔لیکن سامنے بیٹھی روبا کو دیکھ کر حیرت میں تھا آخر وہ اچانک آئی تھی اُسکا پروجیکٹ ختم ہونے میں تو ابھی دن تھے۔

"یااللہ دے رہی ہوں نہ ابھی تو آئیں ہیں سلام ہی کر لیتا ہے بندہ آنے کے بعد" وہ موبائل روبا کو دیتی ہوئے پانی لینے گئی تھی۔

"نیہا آپی بھائی کو ایک گلاس پانی چاہیے نکال کر دے دیں فریج سے"

"خود نکال لو میں کام کر رہی ہوں دکھ نہیں رہا"

"اُف۔۔۔ایک تو چھوٹی سی معصوم سی بچی سے کام کرواتے ہیں" وہ ناک سکڑتی ہوئی بولی تھی۔

"کونسے کام کے پہاڑ توڑ دیے؟ صرف ایک چائے ہی بنوائی جاتی ہے تم سے وہ بھی جناب جب بناتی ہیں جب ابو یہ بھائی کو چاہیے ہو۔" دونوں ہاتھ کمر پر رکھتی وہ اس سے طنز سے نواز گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

”جا رہی ہُوں کریں کام اپنے“ وہ ان سنا کرتے ہوئے پانی کی ٹھنڈی بوتل فریج سے نکالتی واپس ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔

”یہ لیں بھائی پانی“

”تمہارا جھوٹا نہیں پیوں گا“

”یااللہ! نہیں ہے جھوٹا ناٹک نہ کریں اب ورنہ امی نے مجھے ہی کہنا۔۔۔“ وہ پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھ چکی تھی۔

”تم کب آئیں ویسے روبا؟“ شاویز نے روبا سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

”میں بس دوپہر میں آگئی تھی اب تھک گئی جب سے آئی ہوں آرام نہیں کیا۔۔۔۔ چھوٹی میں جا رہی ہُوں تم پڑھ لو اب“

سرخ آنکھوں میں نیند بھری تھی جیسے کافی وقت سے سوئی نہ ہو۔

''اوکے آیت میرے جوتے اُٹھا کر جگہ پر رکھ دینا تھک گیا اور ہاں چائے بھی بنادو''

''تمیز سے بولیں پہلے'' وہ اپنے دانت دکھاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

''میرا بچہ، میرا گدھا، میری لاڈلی چائے بنادے پلیز''

گدھا۔۔۔۔؟؟ وہ ہر بار کی طرح گدھے لفظ پر اٹکی تھی۔

''اوکے میری گدھی، میری لاڈلی اب جاؤ'' وہ مسکراتے ہوئے صوفے پر پھیل کر لیٹ چکے تھے۔

''ہاں اب ٹھیک'' وہ آنکھیں دکھاتے ہوئے کہتی چائے بنانے چلی گئی تھی۔

''شاویز۔۔۔۔۔'' راحیلہ بیگم ہاتھ میں کوئی پرچی لیے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تھیں۔

''جی امی؟''

”وہ آج ارسلان والے آرہے ہیں“

”اوہ اچھا خیریت ؟“

”تاریخ لینے رخصتی کی ویسے تو سب کو ہی پتا عید کے بعد ہے لیکن رسماً وہ آرہے ہیں تمھارے ابو شام تک ہی آئینگے تم ذرا آرام کر کے یہ کچھ سامان لادو“ وہ سامان کی لسٹ کی پرچی اُسے دیتے ہوئے بولی تھیں۔

”ٹھیک ہے امی جان بس کچھ دیر بعد لاتا ہوں“

”چلو ٹھیک ہے آرام کرلو تھوڑی دیر میرا پیارا بچہ“ وہ شفقت سے اپنا ہاتھ اس کے بالوں پر پھیرتے ہوئے بولی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کاجل، لپ اسٹک، کریم، پاؤڈر، مسکارا۔۔۔۔۔۔۔۔سب لگالیا ہو تو نیچے آجائیں امی بلا رہی ہیں"

"آیت کی بچی سدھر جاؤ"

"نہیں سدھرنا۔۔۔آپ اتنا تیار کیوں ہو رہی ہیں ارسلان بھائی نہیں آئے ہیں"

آیت کی بات پر اُسکے چہرے کے تاثرات بدلے ہاتھ سفر کرتا اُسکی جوتی پر پہنچ گیا تھا۔

"اچھا نہ۔۔۔۔۔جا رہی ہُوں ایک تو بچی پر اتنا ظلم کرتے ہیں"

"یا اللہ یہ اتنی بڑی بچی اف۔۔۔۔"نیہا نے اپنا ماتھا پیٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نیہا کہاں رہ گئی ہو؟"رو با دوڑتی ہوئی اُسکے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

"کہیں نہیں یار میں ٹھیک تو لگ رہی ہوں نہ؟"نیہا نے پریشانی سے کہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ام۔۔۔کاجل تھوڑا پھیلا ہوا ہے" وہ دونوں ہاتھ باندھے آئینے کے سامنے کھڑی نیہا کو دیکھتے ہوئے بولی تھی نیہا نے فوراً آئینے کے مزید قریب ہو کر اپنی آنکھیں دیکھی تھیں۔

"لپ اسٹک تھوڑی ڈارک ہو گئی ہے" اب وہ اپنے ہونٹوں کو گھور رہی تھی۔

"اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور یہ کہ میں مذاق کر رہی ہوں" روبا شرارت سے مسکرائی تھی۔

"روبا تم۔۔۔۔"

"اُف سوری نہ اب چلو اور ہاں اطلاع کے لیے عرض ہے کہ ارسلان بھائی بھی آئے ہیں آج"

www.novelsclubb.com

"کیا سچ ؟" نیہا نے حیرت سے سے پوچھا تھا۔

"ہاں نہ امی نے کہا ہے جا کے چائے تم بناؤ"

"ٹھیک ہے چلو"

لان میں ارسلان، اُسکے والدین اور چھوٹی بہن باقی گھر والوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آیت ارسلان کی چھوٹی بہن لائبہ کے ساتھ باتوں میں مگن تھی۔فیاض صاحب سے مرتضیٰ حسن کی دوستی کافی پُرانی تھی اور اب وہ دوستی رشتے میں تبدیل ہونے جارہی تھی۔تاریخ طے ہوچکی تھی رضوانہ بیگم نے روبا کو مٹھائی لانے کا کہا تھا لیکن پھر وہ نیہا کو بلانے میں مصروف ہوگئی تھی۔

"اور بتاؤ ارسلان صاحب کیا ہورہا ہے آج کل؟" شاویز نے ارسلان سے پوچھا تھا جو عجیب سے کیفیت لیے بیٹھا تھا۔

"کچھ نہیں بھائی بس کام ہورہا ہے لوک ڈاؤن لگنے کا بھی خدشہ ہے دیکھیں سارا کام گھر سے کروں شاید"

میں بھی ویسے یہی سوچ رہا ہوں رمضان کی آسانی ہو جائے گی گھر میں ہی سیٹ کر لوں کچھ دن''

''السلام علیکم !'' جامنی رنگ کی قمیض شلوار پر بالوں کو کلپ کے مدد سے پیچھے کیا گیا تھا اسی کے ساتھ سادہ سفید لمبی فراخ پہنے روبا مسکراتی ہوئی وہاں سے کچن کی جانب بڑھ گئی تھی اور نیہا وہیں کھڑی تھی۔

''وعلیکم السلام ! آؤ بیٹھو'' خالدہ بیگم (ارسلان کی والدہ) نے پیار سے اُسے اپنے پاس بلایا تھا۔

''بھئی ہم نے کہا اب ہماری بہو جلدی سے ہمارے گھر آجائے تو سوچا تاریخ زرا جلدی کی لے لیں آخر کب تک اپنے نالائق بیٹے کو برداشت کریں'' فیاض صاحب نے مسکراتے ہوئے نیہا کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلیں سب منہ میٹھا کریں" روبا نے مٹھائی کی پلیٹ ایک ایک کر سب کے آگے کی تھی۔

"مبارک ہو سب کو۔۔۔۔نیہا بیٹا اب ذرا جا کے چائے دیکھ لو" راحیلہ بیگم نے سب کو مبارکباد دیتے ہوئے نیہا سے کہا۔

"میں چائے نہیں پیتا" ارسلان نے بیچ میں بولا تھا پھر اچانک سب کی نظریں اپنے اوپر دیکھ نظریں نیچے کر گیا تھا۔

"ایک کام کرو ارسلان کے لیے تم لیموں کا شربت بنا دو" رضوانہ بیگم کی بات پر عمل کرتے ہوئے وہ کچن کی طرف بڑھ گئی تھی ساتھ ہی روبا بھی اُسکے پیچھے چل دی۔

"روبا یہ تم لے جاؤ" لیموں کا جوس روبا کو دیتی وہ کنفیوز سی بولی تھی۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے تم یہ ہچکچانا تو بند کرو"

"ہمم۔۔میں چائے لاتی ہوں"

چائے اور شربت وہاں دے کر وہ فوراً کچن میں واپس آئی ارسلان آج پہلی دفعہ رشتہ پکا ہونے کے بعد اسطرح گھر آیا تھا دونوں کی گھبراہٹ عروج پر تھی۔

ادھر لان میں اب ہلکی ہلکی ہوائیں چلنے گئی تھیں ارسلان لیموں کا شربت پینے کی کوشش کر رہا تھا تبھی شاویز نے بھی چائے پر شربت کو ترجیح دیتے ہوئے وہ پینا شروع کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یار خ یہ اتنا کڑوا ہے" اچانک شاویز نے گلاس کو میز پر رکھا تھا۔"اوہ بھائی میرے کیسے پی رہے ہو رکھو ادھر" ارسلان سے گلاس لے کر زبردستی میز پر رکھے وہ حیرت میں تھا آخر وہ کب سے یہی پی رہا تھا۔

"پانی" وہ بمشکل اتنا ہی بول پایا تھا۔

"آیت پانی لاؤ" شاویز آیت کو حکم دیتا ہنس رہا تھا۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔آیت بنار کے کچن میں پہنچ کر قہقہے لگانے میں مصروف تھی۔

"طبیعت ٹھیک ہے آیت؟" روبا نے حیرت سے پوچھا۔

"میری تو ٹھیک ہے ارسلان بھائی کی کب تک رہے نہیں پتہ۔" وہ بمشکل اپنی ہنسی کو روکتے ہوئے بولی تھی۔

"کیا مطلب کیا ہوا؟" نیہا دو قدم چلتی ہوئی اُسکے قریب آئی تھی۔

"ارے تم کدھر جا رہی ہو بیٹھو ادھر" روبا نے نیہا کا ہاتھ کا پکڑ کے سامنے رکھی کرسی پر اُسے زبردستی بیٹھالا تھا جو بھاگے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پانی دیں روبا باجی ارسلان بھائی کے گلاس میں لیموں ہی لیموں ہو رہا ہے مطلب کڑوا ہو رہا ہے"

"اوہ نو! میرا پہلا تاثر" نیہا رونے والے شکل بنائے صدمے سے بیٹھی تھی۔

"شاویز بیٹا لاک ڈاؤن کا کچھ پتہ ہے؟"

"نہیں امی فلحال تو کراچی میں کوئی ارادہ نہیں لگتا باقی آگے اللہ مالک"

"لیکن پھر نیہا کی شادی کیسے ہو گی؟" وہ قدرے پریشانی سے بولی تھیں۔

"میں اور بابا سوچ رہے تھے کہ لان میں سیٹ اپ کر لیں کافی بڑا ہے اگر کوئی مسئلہ ہوتا ہے"

www.novelsclubb.com

چلو یہ بھی ٹھیک ہے بس خیر سے ہو جائے ابھی اتنی تیاریاں بھی باقی ہیں تم کوشش کر کے چھٹی لے لو تا کہ مارکیٹ جانا آسان ہو جائے"

"بس امی سوچ رہا ہوں گھر میں کرلوں سیٹ اپ سارا میں بھی کام کا ایک دو دن دیں مجھے"

"ارے یہ تو بہت اچھا ہو جائے گا پھر مسئلہ ہی کیا ہے ہاں میرے گھٹنوں میں ذرا درد ہے رمضان بھی ہیں سوچ رہی ہوں تمھاری خالہ کو بلالوں راولپنڈی سے شادی کی تیاریاں بھی ٹھیک سے ہو جائیں گی" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھیں۔

"جیسی آپکی مرضی امی مجھے دیر ہو رہی اب چلتا ہوں آفس۔۔۔۔ہو سکا تو آج ہی شفٹ کروا دوں گا اپنا کمپیوٹر وغیرہ آپ میرا کمرہ روبا کو بول ٹھیک کروا دیجیئے گا پلیز"

www.novelsclubb.com

"یہ تمھارے ہر کام میں روبا کہاں سے آجاتی ہے؟ میں نیہا سے کروادوں گی" وہ تپ کر بولی تھیں۔

"امی اُسے پتا ہے مجھے کس طرح کام کرنا پسند" وہ بیزار سا بولا تھا۔

"ہمم۔۔پتا ہے سب بس میری بات یادرکھنا اس عید پر نیہا کی شادی کے ساتھ تمہارا نکاح بھی کرنے کا سوچ رہے ہیں شامین کے ساتھ آجائیں تمھاری خالہ کرتی ہُوں بات"

"امی پلیز! میری شادی کہاں سے آگئی بیچ میں؟"

www.novelsclubb.com

"تو کیا پورے بال سفید ہونے کے بعد کروگے؟" راحیلہ بیگم کے کہتے ہی اُسکے چہرے کے تاثر مزید خراب ہوئے تھے اٹھ کر اپنی گاڑی کی چابی اٹھا کر وہ باہری

دروازے کی جانب بڑھا تھا ایک نظر روبا کو دیکھا تھا جو نظریں نیچی کرے کچن کے باہر کھڑی تھی۔

"ارے بھائی رکیں مجھے اسٹاپ تک ڈراپ تو کر دیں" آیت دوڑتی ہوئی دروازے تک آئی تھی۔

"آجاؤ یہیں ہوں"

"ہم بس نیہا آپی میرا بیگ لا رہی ہیں دو منٹ" وہ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آیت بیگ تو خود لے آیا کرو"

''میں بھاگتے ہوئے آرہی تھی بیگ ساتھ ہوتا تو گرجاتی'' وہ چہرے پر معصومیت سجائے بولی تھی نیہا اُسکا بیگ دے کر اندر جاچکی تھی۔

''جلدی چلائیں وین نکل جائے گی'' وہ باہر سڑک کو دیکھتے ہوئے شاویز سے مخاطب تھی۔

''بیٹا۔۔بھائی ہُوں ڈرائیور نہیں میں ڈراپ کردوں گا اگر وین نکل گئی تو۔''

آسمان پر اندھیرا چھایا ہوا تھا ہر طرف چاند اپنی مدھم روشنی پھیلا رہا تھا جہاں سبھی اپنے گھروں میں رات کے اس وقت سکون سے سو رہے تھے وہ اپنے بالوں کا جوڑا بنائے لیپ ٹاپ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھے مگن کچھ لکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ٹھک ٹھک۔۔۔۔۔دروازے پر کسی نے دستک دی تھی بغیر دیکھے وہ اندر آنے کی اجازت دے چکی تھی۔

”کیا ہو رہا ہے ؟“اس نے بیڈ کے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا۔

”کچھ نہیں کام کر رہی تھی“لیپ ٹاپ ایک طرف رکھتی وہ اُسکی طرف متوجہ تھی۔

"اوہ! جرنلسٹ بندی“ وہ تاسف سے بولا تھا۔

”شاویز۔۔۔۔۔کتنی بار کہا ہے طنز کم کیا کرو زہر لگتے ہو“اس نے تپ کر کہا تھا۔

”طنز تو خیر نہیں تھا اب جرنلسٹ کو جرنلسٹ ہی کہوں گا نہ ؟“اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ بتاؤ اتنی رات کو کیسے آنا ہوا؟“

”واپس چلا جاؤں ؟“

”نہیں۔۔۔۔۔ایسا بھی نہیں کہا ویسے ہی پوچھا“

"تم بدل گئی ہو روبا! بچپن سے اپنی سارے باتیں مجھ سے کرتی تھیں۔۔۔۔اپنی ساری پریشانیاں مجھ سے شیئر کرتی تھیں اب کچھ نہیں بتاتی ابھی بھی تم پریشان ہو جب سے آئی ہو۔" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا روبا آنکھوں میں حیرت لیے اُسے دیکھ رہی تھی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے شاویز تم آج بھی میرے لیے وہی میرے بہترین دوست اور رہنما ہو بس میں ویسے ہی جاب کو لے کر پریشان تھی دراصل چھٹی کے لیے لیٹر لکھ رہی تھی نیہا کی شادی کے سو کام پڑے ہیں"

www.novelsclubb.com "سچ کہہ رہی ہو؟"

"ہاں نہ لکھ کے دوں کیا؟" وہ آنکھیں دکھاتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"اوہ میں میں بھول گیا دراصل چاچی اور میں جاگ رہے تھے سوچا تمہیں بھی دیکھ لوں ایک اندازے کے مطابق تم بھی جاگ ہی رہی ہو گی۔۔۔۔ذرا چائے بنا دو ہمارے لیے نیند نہیں آ رہی ہمیں"

"تم چلو میں ذرا یہ سمیٹ کر آتی ہوں سب پھیلا ہوا ہے" روبا نے اپنے اِرد گرد پھیلی کتابیں دیکھ کر کہا تھا اس کا کمرہ اس قدر کتابوں سے بھرا تھا کہ ہر طرف کتابیں تھی وہ روز اُنہیں سیٹ کرتی تھی۔

"یہ میں کر دیتا ہوں تم تھکی ہوئی لگ رہی ہو جا کے فریش ہو جاؤ۔" وہ اسکا تھکا ہوا چہرہ دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے لیکن دھیان سے میری ایک بھی چیز غائب ہوئی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ شہادت کی انگلی دکھاتے ہوئے اُسے خبردار کر رہی تھی۔

"نہیں میں دنیا کا وہ پہلا چور ہُوں جو بتا کر چوری کرنے والا تھا۔"

ہاہاہا کیا پتا پہلے بھی جو میری میری پسندیدہ سنڈریلا کی ڈرائنگ بک کسی چور نے بتا کر ہی کی تھی" وہ بچپن کو یاد کرتے ہوئے ہنسی تھی۔

"میں تب چھوٹا تھا" شاویز نے احتجاجاً ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا۔

"ویسے یہ کو اس ڈبّے میں پیسے جمع کرتی ہو کرتی کیا ہو؟" وہ ہر رنگ کے ڈبّے کو دیکھ کر بولا تھا جو ہمیشہ سے اُسکے کمرے کمرے میں رکھا رہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"پیسے مت چوری کر لینا اب"

"چور نہیں ہُوں محترمہ"

"چور تو تم اب بھی ہو شاویز حسن" وہ آہستہ سے کہتی واشروم کی جانب بڑھ گئی تھی۔

کچھ ہی دیر میں وہ ہاتھ منہ دھو کر باہر آئی تھی کمرے پوری طرح اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا وہ لڑکھڑاتے قدموں سے آگے بڑھی تھی تبھی اچانک کمرے کی بتیاں روشن ہوئی تھیں۔

ہیپی برتھڈے ٹو یو!

ہیپی برتھڈے ٹو یو!

ہیپی برتھڈے ڈیر روبا

www.novelsclubb.com

مرتضیٰ صاحب، آیت، نیہا، رضوانہ بیگم اور شاویز سامنے کھڑے سالگرہ کی مبارک باد دے رہے تھے سب کو ایسے اچانک دیکھ کر اُسکے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔

’’تھینک یو سو مچھ ‘‘ وہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولی تھی۔

"جیتی رہو بیٹا!‘‘ مرتضیٰ صاحب نے روبا کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

’’باجی آپکا گفٹ میری اور نیہا آپی کی طرف سے ‘‘آیت نے آگے بڑھ کر نیلے رنگ کے گفٹ پیکنگ میں پیک ہوا گفٹ اُسے دیا تھا۔

’’شکریہ نیہا۔۔۔۔۔ چھوٹی‘‘

"کیک کاٹ لیں اب‘‘ شاویز نے سب کی توجہ کیک کی طرف دلائی تھی۔

ہاں۔۔تائی جان کہاں ہے ؟روبا کے پوچھتے ہی مرتضیٰ صاحب اور رضوانہ بیگم کے چہرے پر آتی مسکان غائب ہوئی تھی۔

’’بیٹا اُنکی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں اسلئے ہم نے اٹھانا مناسب نہیں سمجھا‘‘ رضوانہ بیگم کے جواب پر اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کیک کاٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

"امی کو کھلاؤ بیٹا پہلے" روبا کو اپنے تایا کو کیک کھلانے ہی لگی تھی اُنکے بولنے پر پہلے رضوانہ بیگم کو کھلایا پھر باقی سب کو۔

"بس اللہ میری بچی کو ہمیشہ خوش رکھے" چہرے پر ہلکی سے شکر کی مسکان لیے اپنی بیٹی کی خوشیوں کی دعا کی تھی۔

"لاڈلی تو کیک نہیں کھائے گی نہیں اُسکے حصے کا مجھے دے دینا" شاویز آیت کو دیکھتا ہوئے کہا تھا جسکی نظریں کیک پر تھیں۔

"بس کوئی بات کر نہیں رہا لیکن بیچ میں بولنا ہے"

"ابو دیکھ رہے ہیں آپ بڑے بھائی سے؟ بڑے بھائی سے کیسے بات کر رہی ہے یہ ایسی گالیاں بھی دیتی ہے" مرتضیٰ صاحب کو دیکھتے ہوئے وہ ایک کی چار لگا رہا تھا۔

"ہاں کل میں نے بھی دیکھا تھا اسے بہت گالیاں دینے لگی ہے توبہ توبہ" نیہا نے بھی مرچی کا تڑکا لگایا تھا۔

”ہاں ہاں ! بلکل دیتی ہوں۔“آیت نے بھی اُنکے بات کی تائید کرتے ہوئے بیزاری سے کہا تھا جب کہ وہاں موجود سب ہے جانتے تھی ایسا کچھ نہیں ہے بس ایک دوسرے کو تنگ کرنا دونوں بہن بھائیوں کا بہترین مشغلہ ہے اور اسی سے رونق تھی۔

”میرا خیال ہے رات بہت ہو گئی ہے اب سو جاؤ سب صبح سحری میں آنکھ نہیں کھلے گی پھر کسی کی۔“رضوانہ بیگم نے ایک نظر گھڑی کی طرف دوڑائی تھی۔

"شب بخیر سب کو“

www.novelsclubb.com

#کہی_ان_کہی_چاہتیں

#دوسری_قسط

#از_علیشاءناز

دوپہر کی تپتی دھوپ میں وہ لان میں کھڑی پانی کا چھڑکاؤ کر رہی تھی جب اچانک گھر کی بیل بجی تھی۔

"اس وقت کون آگیا" وہ اپنا دوپٹہ ایک ہاتھ سے سر پر لیتی دروازے کی طرف گئی۔

"ہائے میرے اللہ اتنی گرمی میں کب سے دروازہ بجا بجا کر رہ گئے مجال ہے کوئی کھول دے۔" ایک درمیانہ قد کی عورت آنکھوں پر سن گلاسز لگائے اُسے پیچھے کر کے اندر داخل ہوئیں ساتھ میں دو بڑے بڑے بیگ لیے وہ اور اُنکے پیچھے ایک گندمی رنگت کی نوجوان لڑکی شلوار قمیض پہنے اُنکے ساتھ ہی اندر آگئی تھی۔ روبا کو ایک منٹ نہیں لگا تھا اُنہیں پہچاننے میں وہ شاویز کی خالہ تھیں۔

"السلام علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ؟" وہ خوش دلی سے بولی تھی۔

"بس ٹھیک ہیں یہ ذرا سامان لینا" اپنا بیگ اُسے پکڑاتیں وہ اب سکون سے چل رہی تھیں۔

"راحیلہ کہاں ہیں؟" روبا اُنہیں ڈرائنگ روم میں بیٹھا چکی تھی۔

"وہ امی کے ساتھ بری کے کپڑوں کا حساب کر رہی ہیں میں بلا کر لاتی آپ لوگوں کے لیے پانی لاؤں یا روزہ ہے؟"

"توبہ کرو لڑکی رمضان میں کیسی بات کر رہی ہو بھئی روزہ ہی ہے"

"میں آتی ہُوں تائی جان کو بلا کر" وہ تیزی سے وہاں سے نکل کر تائی جان کے کمرے میں پہنچی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا سانس کیوں پھول رہا ہے تمہارا؟" رضوانہ بیگم نے روبا کو دیکھ کر کہا تھا۔

”وہ کچھ نہیں بس ایسی۔۔۔۔۔۔روبینہ خالہ اور شامین نیچے انتظار کر رہی ہیں آپ کا “

”اوہ چلو شکر ہے یہ تو آئی اب رضوانہ تم لوگ سکون سے ساری شاپنگ دیکھ لینا مجھ سے سے تو نہیں نہیں چلا جاتا اتنا“ راحیلہ بیگم اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھتی ہوئیں کھڑی ہوئی تھیں۔

”بھابھی اتنی ٹینشن کیوں لے رہی ہیں ہو جائے گا سب اللہ بہتر کریگا“ وہ مسکراتے ہوئے نیچے جانے کے لیے بیڈ پر پڑے کپڑے ایک طرف کرتی اٹھی تھیں۔

”اور ہاں وہ شاویز کا کمرہ ذرا دیکھ لینا ہم سے کروانے میں تو اس کے کام جیسے خراب ہو جاتے ہیں پتا نہیں کیا۔۔۔۔۔۔“ وہ مزید کچھ بولتیں نیہا نے بیچ میں بولا تھا۔

"امی خالہ انتظار کر رہی ہیں نیچے ہم چلتے ہیں پہلے اتنے سالوں بعد آئی ہیں مجھے بھی شامی سے ملنا ہے" وہ بات سنبھالتی ہوئی اُنہیں لے کر جا چکی تھی۔

روبا شاویز کے کمرے میں گئی جو پورا پھیلا ہوا تھا یقیناً وا صبح جلدی میں تھا ورنہ اُسکا کمرہ ہمیشہ سمٹا رہتا تھا۔

ڈریسنگ ٹیبل پر آج تک روبا کے دیے ہوئے پرفیومز ویسے کے ویسے سجا کر رکھے ہوئے تھے وہ ایک نظر اُنہیں دیکھتی کمپیوٹر ٹیبل کی طرف بیٹھی۔

سارا کمرہ ٹھیک کر کے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی بیڈ پر سے اپنا موبائل اٹھایا جس پر مسکالز کی برسات تھی۔

www.novelsclubb.com

یااللہ۔۔۔۔۔

"اتنی مسکالز باس کی" وہ پریشانی کے عالم میں ناخن چباتی اب اُنہیں کال کر رہی تھی۔

”ہیلو السلام علیکم سر“

”وعلیکم السلام ! فرصت مل گی آپکو ؟“

"سوری سر“

”بس۔۔۔۔سوری۔۔۔۔۔خیر مس روبا آپ مجھے کل یہاں پر دکھیں“

”سر میں نے چھٹی کے لیے درخواست دی تو تھی“

”لیکن جو آگ یہاں لگائی ہے اُسے کون بجھائے گا ؟“ وہ غصے سے بولے تھے۔

”کونسی آگ سر ؟“

”میرے پاس فضول وقت نہیں ہے آپ پر ضائع کرنے کے لئے مہربانی کر کے کل تشریف لائیں۔“ اتنا کہہ کر وہ فون رکھ چکے تھے۔

”اب تونے کیا کر دیا روبا۔۔۔۔اللہ اس بار بھی بچالینا پلیز“

"روبا باجی"

"ہاں بولو آیت"

"وہ یہ نیا ڈیزائن دیکھیں نہ کل مارکیٹ جارہے ہیں لیکن میں سوچ رہی آرڈر کر لیتی ہُوں"آیت نے موبائل کی سکرین روبا کی طرف کی تھی۔

"آیت۔۔۔۔کیوں ٹائم برباد کر رہی ہو پسند تمہیں کچھ نہیں آنا کل مارکیٹ جا کے لے لینا سکون سے دیکھ کر"

"نیہا آپی نے جانے سے منع کر دیا ہے آپ جائینگی ساتھ ؟"

"اچھا ٹھیک ہے میں چلوں گی"اس نے پیار سے اُسکا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا وہ چاچی آپ کو بلا رہی ہیں کچن میں افطار کی تیاری کرنے کے لیے کیوں کہ نیہا آپی کا نیا آرڈر جاری ہوا ہے اُنکی شادی ہے عید کے بعد اسلئے وہ کام نہیں کرینگی اب"

"ہاہاہا۔۔۔ صحیح کہہ رہی ہے ویسے اب سے سارے برتن تم دھو گی۔"

"باجی۔۔۔۔۔۔۔"وہ بے انتہا معصوم سا انداز لیے بولی تھی۔

"بس اتر گیا منہ مذاق کر رہی تھی بہن آ رہی ہوں میں چلو۔۔۔"

"ہائے آپ کتنی اچھی ہو۔"آیت نے روبا کے دونوں گالوں کو کھینچتے ہوئے کہا تھا۔

"مکھن"وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے آیت کو گھور رہی تھی۔

افطار کے بعد سب ہی نماز سے فارغ ہو کر لان میں بیٹھے تھے یہ ٹائم انکا فیملی ٹائم ہوتا

www.novelsclubb.com

تھا۔

"آیت اب چائے بناؤ سب کے لیے سر درد ہو رہا ہے۔"نیہا نے پہلے سے ہی بیزار بیٹھی آیت سے کہا تھا جو تھکن سے چور آدھی بیٹھی آدھی لیٹی ہوئی تھی۔

"کتنی بار کہا ہے لاڈلی سے مت بولا کرو کام" مرتضیٰ صاحب نے آیت کو اپنے پاس بلاتے ہوئے پیار سے کہا تھا۔

"ابا صرف چائے کا ہی کہتے ہیں اسے اس میں بھی نخرے دیکھیں اسکے" نیہا نے آیت کو گھور کے دیکھا تھا جو عجیب عجیب شکلیں بنا رہی تھی۔

"لاڈلی بنائے گی تو ہم بھی پی لینگے ویسے" اب کی بار شاویز نے موبائل ایک طرف رکھتے ہوئے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ۔۔۔۔ جا رہی ہُوں میں۔۔۔۔ میں بتا رہی ہوں امی یہ بھائی کی پلاننگ ہے مجھے تنگ کرنے کی ورنہ انہیں کونسا شوق ہے" فر فر بولتی ہوئی وہ جانے کے لیے کھڑے ہونے کی کوشش میں تھی۔

"اتنی جلدی جلدی مت بولا کرو سمجھ کچھ نہیں آتا ایسا لگتا ہے حیدر آباد سے آئی ہو" شامین کو آیت کی ایک بات بھی پلے نہیں پڑی تھی چونکہ وہ بہت تیز بولنے کی عادی تھی۔

"ہیں اس میں حیدر آباد کہاں سے آ گیا ہم تو سدا کے کراچی والے" آیت اب تک اٹھنے کی کوشش میں تھی۔

"بہن اٹھ بھی جاؤ" نیہا نے پھر اسے کہا تھا۔

"آپی روزہ لگ رہا ہے نہ پتا ہے آپکو"

"ایک تو روزے کے بعد پتا نہیں کونسا روزہ لگتا ہے عجیب مخلوق ہو"

www.novelsclubb.com

"میں بنا دوں چائے؟" شامین نے پوچھا تھا۔

"ہاں ہاں تم ہی بنا دو بیٹا انکے روز کے ناٹک ہیں" راحیلہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"اور نیہا آیت تم لوگ بھی ذرا کچھ دیر اندر جاؤ دیکھو جا کے روبا کی مدد کرو کھانا پکا رہی وہ" راحیلہ بیگم نے سب کو اندر بھیج دیا تھا لان میں اب صرف مرتضیٰ صاحب، شاویز، روبینہ خالہ اور رضوانہ بیگم تھیں۔

"ہاں تو روبینہ مجھے ذرا بات کرنی تھی شامین کے حوالے سے تم نے کیا سوچا ہے اب؟"

"بہن میری سوچنا کیا ہے؟ بچپن سے شاویز کے نام پر بیٹھی ہے" وہ شاویز کو دیکھ کر بولی تھیں جو ہنوز موبائل میں سر دیے بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میرا مطلب تھا تم نے شامین سے پوچھ لیا نہ کہیں

کسی کو پسند تو نہیں کرتی مرضی ہے اُسکی یا نہیں" شاویز نے مرتضیٰ صاحب کو دیکھا تھا جو اس سے نظریں چرا گئے تھے "میری مرضی کا خیال تو ہے نہیں انھیں" وہ زیر لب بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے بنا کچھ کہے نکل گیا تھا۔

"پوچھنا کیسا؟ ہمارے گھر میں صرف بتایا جاتا ہے اور تمہیں میری تربیت پر بھروسہ ہونا چاہیے" روبینہ بیگم نے فخریہ کہا تھا۔

"بس پھر نیہا کی شادی کے ساتھ اگر انکا بھی نکاح کر دیں تم شامین کے بابا کو بلواؤ عید پر ویسے بھی عید پر تو آتے ہی نہ بھائی فون کر کے رضامندی لے لو"

"ہاں انکے خاندان میں شرکت کے لیے ایک اکلوتی بہن ہی ہے بس اسکو بلا وا کر دیتے نکاح" روبینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ایک سیکنڈ میرا خیال ہے ایک بار ہمیں شاویز کی رائے بھی پوچھ لینی چاہیے۔" مرتضیٰ صاحب کافی دیر میں پہلی دفعہ بولے تھے۔

"لیکن شاویز کبھی اس بات سے انجان نہیں تھا اُسے ہمیشہ سے پتہ تھا اس رشتے کا پھر کونسی رائے؟" روبینہ بیگم نے حیرت سے کہا تھا۔

"ہاں سب پتا ہے اُسے ویسے بھی میرے بیٹے پر حق ہے میرا۔" مرتضیٰ صاحب خاموش ہو گئے تھے ایک نئے فساد کو برپا ہونے سے بچانے کے لیے۔

www.novelsclubb.com

شاویز کا دماغ لان میں ہونے والے رشتے میں لگا تھا آخر وہ کیا کر رہا تھا؟ کچھ روک نہیں رہا تھا؟ آخر بولتا بھی کیسے روبینہ بیگم کے سامنے وہ اُنکی بے عزتی بھی نہیں کر سکتا تھا منہ پر اُنکی بیٹی کو ریجیکٹ کر کے۔۔۔۔ ساری سوچیں اُسکا سر درد کرنے

لگی تھیں وہ لڑکھڑاتے قدم چلتا ہوا سامنے چائے کی ٹرے ہاتھ میں لیے آتی شامین سے ٹکرایا تھا۔

آہ۔۔۔۔

"آئی ایم سوری لگی تو نہیں؟" وہ ہمدردی سے پوچھ رہا تھا۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔میں اسے صاف کرتی ہوں آپ ذرا پیچھے ہی رہیگا ورنہ لگ جائیگی۔" وہ اُسے تلقین کرتی ہوئی واپس کچن کی جانب بڑھی تھی جبکہ دوسری طرف سے روبا اپنے موبائل میں مگن بریانی بنانے کی ترکیب یوٹیوب سے دیکھتی اس طرف سے گزرتی کانچ پر چڑھ چکی تھی۔

"آوچ۔۔۔" وہ درد سے چلائی تھی سامنے صوفے پر بیٹھا شاویز بھاگتے ہوئے وہاں پہنچا۔

"دیکھ کر نہیں چل سکتی؟ دھیان کہاں ہوتا ہے تمہارا؟" وہ پریشانی کے عالم میں غصے سے کہہ رہا تھا۔

"کچھ نہیں ہے بس ذرا سی لگی ہے" شامین وہاں سب صاف کرنے کو پہنچ چکی تھی نیہا اور آیت بھی وہیں کھڑی تھیں۔

"یہ میں کر دیتی ہوں تم جا کے دوسری چائے دیکھ لو" نیہا شامین سے کہتے ہوئے اب کانچ اٹھانے لگی تھی۔

"یہ ذرا سے لگی ہے؟ اتنا خون بہہ رہا ہے اٹھو یہاں سے" وہ اُسے پکڑتا ہوا اُسکے روم تک لایا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹھو اِدھر" اُسے بیڈ پر بٹھال کر الماری سے فرسٹ ایڈ باکس نکال کے وہ نیچے بیٹھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

”آگے کرو پاؤں“ اُسے غصے سے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا گیا۔

”نہیں میں کرلوں گی“

”میں نے کہا نہ پاؤں آگے کرو دیکھ کر چلنا تو آتا نہیں بینڈ تج خود کرنی ہے۔“

”ضدی“ وہ پاؤں آگے کرتے ہوئی بولی تھی۔

”درد تو نہیں ہو رہا؟“ وہ بنا اُسے دیکھے بینڈ تج کرکے اس سے پوچھ رہا تھا۔

”نہیں ہوتا درد“

”ہمم۔۔۔اب باہر گھومتی ہوئی نظر نہ آؤ کھانا کوئی اور دیکھ لیگا“

www.novelsclubb.com

”اوہ نو! آٹھ بجنے والے ہیں مجھے جانا تھا“ وہ دیوار پر لگی گھڑی کو دیکھتی کھڑی ہوئی تھی۔

"بیٹھو ادھر!" شاویز نے روب دار لہجے میں کہا تھا۔

"شاویز اگر ابھی میں اس فراڈ انسان کی اصلیت دنیا کو بتانے نہیں گئی نہ تو کل آفس میں میرا ٹرمینیشن لیٹر تیار ہو جائیگا" وہ پریشانی کے عالم میں بار بار گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"ایک سیکنڈ" شاویز نے اپنی جیب سے موبائل نکال کر ایک ویڈیو آن کی تھی۔

"سر کیا لگتا ہے آپکو یہ شریف زادہ اتنی آسانی سے پیسے دے گا؟"

"بلکل دیگا۔۔۔اس ملک میں ایک رشوت ہی ہے جو لوگ مزے سے دیتے ہیں" ویڈیو میں دو آدمی کیبن میں کھڑے باتیں کر رہے تھے۔

"یہ تم نے کیسے؟۔۔۔اوہ میرے اللہ!۔۔۔تمہیں کیسے پتہ؟" وہ حیرانگی سے اُسے دیکھ رہی تھی جو مسکرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بس شاویز حسن کو تمھاری پروبلمز سولو کرنے کی عادت ہو چکی تھی۔ جس دن تم نے اس کمینے کے بارے میں نیوز بریک کی تھی لیکن وہ خبر صرف اخبار میں چھپ کر رہ گئی مجھے نہیں پتہ تم نے آخر اتنی بڑی غلطی کیسے کر دی بنا ثبوت کے۔۔۔۔۔ خیر کل جب میں نے وہ سب پڑھا تو سوچا میں کیوں نہ تھوڑا سا جاسوس بن جاؤں"

"ہاں وہ میں نے نہیں کیا یہ سب صارم کے کام ہیں وہ ایمپلوئے کے بھیس میں ہمارے ساتھ یہ حرکتیں کر رہا ہے لیکن اُسکے خلاف فلحال کوئی ثبوت نہیں تھا میرے پاس" وہ بے بسی سے بولی تھی۔

"بس شکر کرو اس بندے کا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"لیکن تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچا دیتا تو کیا ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بولتے رکی تھی۔

"زیادہ سے زیادہ کیا کرتا گولی مار دیتا اس وقت صرف وہی پڑی تھی اُسکی ٹیبل پر۔" اس نے کافی لاپرواہی سے بولا تھا۔

"شاویز! نکلو تم۔۔۔ فوراً نکلو" اُسکا ہاتھ پکڑے، اپنے پیر کی پرواہ کیے بغیر، اُسے زور سے دروازے کے باہر نکال چکی تھی۔

"کیا ہو گیا پاگل تو نہیں ہو گئیں؟"

"ہاں ہو گئی ہُوں۔۔۔ اور آئندہ میرے کام میں دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔" اتنا کہہ کر زور سے دروازہ بند کریں وہ ایک طرف بیٹھ گئی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

”نیہا یہ مٹھائی تم بھی کھاؤ اور باقی گھر والوں کو بھی دے دو ذرا“ رضوانہ بیگم ہاتھ میں مٹھائی کی پلیٹ لیے نیہا سے کہہ رہی تھی۔

”وہ تو ٹھیک ہے لیکن کس خوشی میں؟“

”شاویز اور شامین کا بھی نکاح ہو گا تمھاری شادی پر“

”کیا سچ؟ بھائی کا نکاح واہ“ وہ اُنکے ہاتھ مٹھائی لے کر اچھل پڑی تھی۔

وہ مٹھائی لے کر فوراً آیت اور شامین کے پاس پہنچی تھی جو روبا کے ساتھ بیٹھیں اپنے کپڑوں کی سلیکشن کا سوچ رہی تھیں۔

"مٹھائی“

www.novelsclubb.com

"یہ کس خوشی میں؟“ آیت نے پوچھا تھا۔

”مبارک ہو شاویز بھائی کا نکاح بھی ہو گا میری شادی پر اس خوشی میں“

”شاویز راضی ہے؟“ شامین نے پوچھا تھا۔

"ہاں ہوں گے تبھی تو مٹھائی کھانے کو مل رہی" نیہا نے کندھے اُچکائے تھے۔

"ہاں۔۔۔" روبا نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"ارے ہماری ہونے والی بھابھی جی مٹھائی کھائیں آپ بھی" نیہا نے مٹھائی اپنے ہاتھوں سے شامین کے منہ میں ڈالی تھی آیت اور روبا دونوں حیرت میں تھیں۔

"آپی یہ مٹھائی دینا میں بھائی کو کھلادوں" کچھ ہی لمحے میں آیت نے مٹھائی کی پلیٹ نیہا سے لی تھی۔

"لے جاؤ۔۔۔اور روبا پاؤں کیسا ہے اب؟" نیہا اب روبا کی طرف متوجہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"بس بہتر ہے تھوڑا درد ہے میں سوچ رہی ہوں جلدی سو جاؤں صبح مجھے جانا بھی ہی باس کی کال آگئی تھی"

"لیکن تم نے تو چھٹیاں لی تھی نہ؟"

"ہاں بس ویسے ہی۔ ذرا سا کام ہے جلدی آ جاؤں گی" وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔

"اوکے لیکن ۱۲ بجے تک آ جانا کیوں کہ کل شاپنگ پر جانا ہے تم نے خالہ کے ساتھ۔" نیہا نے اُسے یاد دھانی کروائی تھی۔

آیت مٹھائی کی پلیٹ لے کر سیدھا شاویز کے کمرے میں پہنچی تھی۔ جہاں وہ کمرے میں اندھیرا کیے چپ چاپ لیٹا ہوا ہے۔

"ناٹک نہ کریں جاگ رہے ہیں آپ" وہ بلکل قریب جا کے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا کام ہے؟" وہ ہلکی ہلکی آنکھیں کھولتا کہہ رہا تھا۔

"مٹھائی کھلانی تھی مبارک ہو آپکو"

"کس بات کی"

"آپکی شادی طے ہو گئی نہ۔۔۔ خیر خوش تو نہیں ہونگے آپ؟"

"تمہیں کس نے کہا میں خوش نہیں؟" وہ اٹھ کر بیٹھ چکا تھا کمرے میں ایک عجیب سی خاموشی تھی دونوں بے حد آرام سے ایک دوسرے کا چہرہ پڑھ چکے تھے۔

شاویز نے ایک گہری سانس لی تھی۔

"کیا ہوا نیچے کیا ڈھونڈ رہی ہو؟" وہ جو اپنی نظریں نیچے جمائے بیٹھی تھی اُسکے کہنے پر اپنا چہرہ اوپر کیا تھا۔

"آپ روبا باجی کو پسند کرتے ہیں نہ؟" وہ ڈرتے ڈرتے بولی تھی اُسکی زبان میں لڑکھڑاہٹ پیدا ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آیت اپنے روم میں جاؤ رات ہو رہی ہے سو جاؤ"

"لیکن۔۔۔۔۔"

”آیت۔۔۔۔۔“ وہ اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا تھا وہ چور نظروں سے دیکھتی واپس اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

”ہونہہ۔۔۔۔۔سب کو ہی پتا چل جاتا بس وہ نہیں مانے گی کبھی اظہار نہیں کریگی خود“ آیت کے جاتے ہی وہ خود کلامی کرتا زخمی سا مسکراتا واپس لیٹ گیا تھا۔ کھڑکی سے آسمان کو دیکھتا جس پر مکمل اندھیرا چھا چکا تھا سورج کی دن بھر کی تپش اب کم ہونے لگی تھی ہلکی ہلکی ہواؤں سے پتے ہلنے لگے تھے۔ کافی دیر کروٹیں بدلتے بدلتے وہ اب تک چکا تھ نیند کا پہرا تھا کے آنکھوں پر لگ ہی نہیں رہا تھا۔ کافی دیر بعد اٹھ کر کے پانی پینے کی غرض سے کچن کی طرف بڑھا تھا جہاں راحیلہ بیگم پہلے سے ہی موجود تھیں۔

www.novelsclubb.com

”شاویز بیٹا خیریت اتنی رات گئے کچن میں؟“

بنا جواب دیا وہ گلاس اٹھا کے پانی کی بوتل میں سے پانی نکال رہا تھا۔

"تم سے ہی کہہ رہی ہوں جواب تو دو۔"

"میرا جواب معنی رکھتا ہے آپکی نظر میں؟" وہ الٹا سوال کر رہا تھا۔

"یہ جو تم عجیب سا منہ میرے سامنے بنا کر کھڑے ہو نہ خالہ کے سامنے نہ دکھے مجھے تمہاری"

"اُنکے سامنے کچھ کہنا ہوتا تو وہاں سے جاتا ہی نہیں"

"آخر کیا برائی ہے شامین میں؟"

"کچھ برائی نہیں ہے لیکن امی۔۔۔۔ مجھے شادی نہیں کرنی اس سے"

"یہ تم نے پہلے کیوں نہیں سوچا تھا؟"

www.novelsclubb.com

"موقع دیا تھا کیا مجھے؟"

"کیا ماں کے پاس اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی اپنی مرضی سے کرنے کا حق بھی نہیں ہے؟"

”حق ہے امی۔۔۔۔۔میں نے ایسا کب کہا؟“ وہ اُکتاہٹ سے بولا تھا۔

”تمہیں کوئی پسند ہے؟“

”پتا نہیں امی۔۔۔۔۔لیکن اس کے بغیر رہ نہیں سکتا جانتی ہیں آپ۔“

"عادت بدل جاتی ہے شاویز“

”اور محبت؟“ وہ اُنکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا تھا۔

”یکترفہ محبت میں اپنا ہی نقصان کروگے“ وہ غصے سے کہتی ہوئیں چلی گئی تھیں۔

کیا یہ محبت واقعی یکترفہ تھی؟اس نے تو آج تک روبا سے اس بارے میں کچھ بات ہی نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

صبح کے چھ بج رہے تھے فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد آیت روبا کے کمرے میں پہنچ گئی تھی کیوں کہ اُسے مزید ایک گھنٹہ جاگنا تھا کالج جانے کی وجہ سے۔

"”باجی“

”ہاں چھوٹی“

”گن ہے آپکے پاس؟“

”اوہ! گن لاؤں؟“

”ہاں باجی“

”پانی والی؟“

”نہیں اصلی والی“

”جیل جانا ہے؟“

www.novelsclubb.com

”بچپن کا خواب ہے جنون ہے“

”ہائے مجھے بھی صرف ہتھکڑی پہن کے دیکھنی“ روبا نے بھی اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا۔

”مجھے جیل جانا قتل کے جرم میں“

”مجھے بھی لے جانا اکیلے بور ہو گی“

"پورا گروپ بنائیں کر چل کریں گے“

”ضرور پارٹی کرینگے“

”تو بتائیں گن ہے؟“

www.novelsclubb.com

”نہیں پیسے جمع کرتے ہیں پھر خرید لینگے“

”لائسنس کون بنوائے گا“

"کوئی نہیں جیل ہی جانا ہے نہ۔۔دوسرا اجرم بھی مل گیا" روبا نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جیسے کوئی بہت اچھا کام کرنے کہ ارادہ ہو۔

"ذرا قانونی طور پر جائیں ناں۔۔۔ویسے دوسرا اجرم یہ بات بھی ٹھیک ہے لیکن لائیسنس کے بنا گن دیگا کون؟" آیت قدرے پریشانی سے بولی تھی۔

"ہم چرالینگے چھوٹی آخر جیل ہی تو جانا ہے تیسرا اجرم"

"یہ بھی ٹھیک ہے مگر ہمارے بعد ہمارے گھر والوں کا کیا ہوگا؟"

"گڈ کوئیسچن !اسلئے پروگرام کینسل" روبا نے مسکراتے ہوئے اُسکے گال کھینچے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کہیں پینسل"

"پینسل"

"ہمارا خواب پورا ہونا کینسل" وہ اچھلتے ہوئے بولی تھی۔

"ویسے آیت تمہیں یہ گن چاہیے کیوں تھی؟"

"کچھ نہیں باجی دل کر رہا تھا قتل کرنے کو پتا ہے پورے ملک میں لوک ڈاؤن ہے پتا نہیں سندھ کے کالجز کیوں کھلے ہے" وہ بہت تاسف سے کہہ رہی تھی۔

یااللہ چھوٹی۔۔۔۔۔۔۔

"جی باجی؟" اپنے دانتوں کی نمائش کراتی وہ اب اپنے کمرے میں جانے کے لیے کھڑی ہوئی تھی۔

"کچھ نہیں ہو سکتا تمہارا"

www.novelsclubb.com

ویسے بتائیں مجھ پر ریڈ والا ڈریس اچھا لگے گا کیا؟ یا تبدیل کر لوں؟

"نہیں اچھا ہے وہ اتنی مشکل سے تو ایک پسند آیا تھا تمہیں"

"پھر ٹھیک ہے"

شاویز کمپیوٹر کے آگے بیٹھے اپنا کام کرنے میں مگن تھا جب اُسے بار بار نئے نئے نمبروں سے کال آرہی تھی۔اپنا سر پکڑے وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تھا جہاں سب بیٹھے تھے۔آیت مرتضیٰ صاحب کے برابر میں تھکی ہوئی بیٹھی تھی ابھی اُسے کالج سے گھر آئے آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا۔

"آیت کی بچی یہ کیا کر کے آئی ہو؟" وہ غصے بولا تھا سب کی نظریں آیت پر ٹکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کیا کیا؟" آیت نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

''ابو ابھی مجھے محلے والوں کی کالز آئی تھیں ان میڈم نے میری تصویر کا پوسٹر بنا کر وانٹڈ لکھ کر میرا ہی نمبر مینشن کر کے دیوار پر لگا کر آئی ہے۔''

"اپس۔۔۔ہاہاہا'' شامین اور نیہا اپنی ہنسی کو ضبط نہ کرتے ہوئے کھلکھلا کر ہنسے تھے۔

''ہاں تو میں نے گرافک ڈیزائننگ کا کورس سیکھا تھا لوک ڈاؤن والی چھٹیوں میں ٹرائی کر رہی تھی''

www.novelsclubb.com

''اور کچھ نہیں ملا تھا؟'' شامین نے ہنستے ہوئے پوچھا تھا۔

"میرے شاویز بھائی واقعی گم ہو گئے ہیں اسلئے لگایا تھا'' وہ تیزی سے کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف گئی تھی اسکی آنکھوں میں نمی صرف شاویز نے دیکھی تھی۔

کچھ دیر بعد شامین آیت کے کمرے میں گئی تھی۔

آیت اپنے کمرے میں ظہر کی نماز ادا کر رہی تھی دعا کے کیے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔

"یا اللہ میری بھائی کو پہلے جیسا کر دیں نہ۔۔۔"شاویز کچھ دنوں سے کافی چپ رہنے لگا رہا تھا ورنہ گھر میں رہتے ہوئے ہر وقت آیت کو تنگ کرنا اُسے چھیڑنا بات بات پر اُسے بد تمیزی کا طعنہ دینا اُسکا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

"مجھے پتہ ہے وہ خوش نہیں ہیں شامین آپی سے شادی نہیں کرنا چاہتے آپ پلیز کچھ کریں نہ۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

شامین کو ایک پل یقین نہیں آیا تھا لیکن وہ سمجھ گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہیلو کون؟" وہ نام دیکھے بغیر ایک ہاتھ سے اپنا بیگ سیٹ کرتی فون کان پر لگا چکی تھی۔

"آپکا شوہر" اس کے بولتے ہی اس نے حیرت سے موبائل کی سکرین پر نام دیکھا تھا۔

"ارسلان!"

"جی نام سیو نہیں ہے کیا؟"

"نہیں وہ دراصل۔۔۔۔۔۔" وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ ارسلان نے انتہائی حیرانگی سے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نیہا آپ نے ابھی تک نمبر بھی سیو نہیں کیا؟ آپ خوش تو ہیں نہ؟"

"ارے وہ غلطی سے دیکھا نہیں تھا نام سیو تو کیا ہوا ہے"

"اچھا خیر۔۔۔۔ہم مل رہے ہیں آج"

''کیا؟ کیوں''اُسکی آواز ذرا تیز ہوئی تھی۔

''کیا مطلب کیوں؟ایک بار ملنا چاہ رہا تھا کیا ہم مل نہیں سکتے ؟''

"نہیں میرا مطلب تھا کیسے سب ڈانٹے گے۔''

''آیت کو لے کر آجائیں اکیلے نہ آئیں بھلے بس چھوٹا سا کام ہے پلیز مجھے اچھا لگے گا میں چاہ رہا تھا تھوڑی بات چیت ہو جائے نکاح ہوئے بھی مہینہ ہو گیا ہے''وہ بہت پیار سے کہہ رہا تھا۔

''لیکن۔۔۔۔میں کہیں جا رہی تھی ابھی''

''میں آپکے گھر کے باہر کھڑا ہوں۔۔۔۔جلدی آئیں''اُسکا یہ بولنا تھا کہ وہ بھاگتی ہوئی کھڑکی کی طرف گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

''اُفف۔۔۔ارسلان کسی نے دیکھ لیا تو آپ۔۔۔۔مروائیں گے۔''

"زیادہ دیر نہیں لگے گی"

"نہیں مجھے عجیب لگ رہا ہے پھر بھی میں ایک کام کرتی ہوں چاچی کو بتا کر چلتی ہُوں ایسے اچھا نہیں لگے گا" وہ کچھ سوچتے ہوئے سیدھا کال کاٹ چکی تھی۔

"اُفف یہ لڑکی۔۔۔۔ڈرپوک!" وہ باہر کھڑا مسکراتا ہوا گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا تھا۔کچھ وقت میں ہی نیہا باہر آچکی تھی۔

"آگئیں آپ چلیں" گاڑی کا دروازہ اُسکے لیے کھولتا وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا۔

پورا سفر مکمل خاموشی کے ساتھ گزرا تھا ارسلان نے گاڑی ایک ریستوران کے باہر روکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے یہاں کیوں روک دی؟"

"ہاں بات کرنے کے لیے ایک جگہ سکون سے بیٹھ کر" وہ کہتے ساتھ ہی گاڑی سے باہر سے نکلا۔

"آجاؤ" ریسٹورنٹ میں جا کے وہ دونوں ایک ٹیبل کی طرف بڑھ کر وہاں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

"آپ کیا لیں گے؟"

"کچھ نہیں ابھی افطار کر کے ہی ہٹیں ہیں"

"ٹھیک ہے میں آپکو یہاں کا اسٹروبری ملک شیک پلواتا ہُوں میرا فیورٹ ہے" وہ مسکراتا ہوا ویٹر کو اشارہ کر کے بلوا چکا تھا۔ "ویسے یہاں لیمن جوس کی سہولت بھی موجود ہے اگر آپ چاہیں تو۔۔۔۔۔۔" وہ چہرے پر مسکان لیے اُسکے چہرے کے تاثرات کا مزا لے رہا تھا۔

"نہیں ملک شیک ہی ٹھیک ہے" وہ بمشکل بول پائی تھی۔

کچھ دیر یونہی خاموش بیٹھنے کے بعد ارسلان نے بات شروع کی تھی۔

”نیہا دراصل مجھے پوچھنا تھا کہ آپ اس شادی سے خوش تو ہیں نہ کہیں فیملی کے پریشر میں تو نہیں۔۔۔۔؟“ وہ نیہا کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہ تھا۔

"آپ نے یہ پوچھنے کے لیے مجھے یہاں بلایا ہے؟“ وہ واقعی حیرت میں تھی۔

”جی“

”اُفف ارسلان اگر میری مرضی نہ ہوتی تو میں یہاں نہ ہوتی“ وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولی تھی۔

"ایک بات اور تھی ویسے“

"جلدی بولیں ارسلان واپس جانا ہے گھر“ وہ اپنی کلائی میں موجود گھڑی کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بات دراصل یہ تھی کہ ہم چاہ رہے تھے یہ جہیز وغیرہ کی رٹ نہ لگائی جائے۔امی نے بات کی تھی راحیلہ آنٹی سے لیکن وہ لوگ نہیں مان رہے ظاہر ہے وہ لوگ یہی سوچتے ہیں لوگ کیا کہیں گے۔میں بس اتنا چاہتا ہُوں جو کروں خود سے کروں مجھے یہ فضول قسم کی رسم نہیں پسند۔۔۔۔۔جانتا ہوں یہ عجیب ہے آپکے گھر والوں کے لیے لیکن ہم کب تک ایسے جہیز کی لعنت کو لیتے رہیں گے؟کسی کو تو اسٹیپ لینا ہو گا نہ۔"

"لیکن وہ اپنی بیٹی کو خوشی سے کچھ دینا چاہتے ہیں تو برائی کیا ہے؟"

"برائی کچھ نہیں ہے لیکن ہمارے ارد گرد کچھ ایسے لوگ بھی رہتے ہیں جن کے پاس اتنا اثاثہ نہیں ہوتا اس پر اگر ہم ایسی چیزوں کو بڑھاوا دیں بھلے یہ ہمارے لیے آسان ہے، لیکن کیا وہ لوگ بھی پھر اس چیز کی خواہش نہیں کریں گے؟"وہ۔ سمجھانے والے انداز میں کہہ رہا تھا۔

’’میں سمجھتی ہُوں آپکی بات امی ابو کو قائل کرنے کی کوشش کرونگی‘‘ اتنا بول کر اس نے ٹیبل پر رکھا ملک شیک کا گلاس اٹھایا تھا۔

"شکریہ‘‘ وہ مسکراتا ہوا اُسے دیکھ رہا تھا۔

’’آپ بہت اچھے ہیں ویسے میں آپکو بہت ہی کوئی روڈ انسان سمجھ رہی تھی۔۔۔۔اب۔۔۔۔میرا مطلب۔۔۔۔۔۔‘‘ نیہا کی زبان لڑ کھڑائی تھی اپنی بات پر سوچ میں پڑ گئی تھی گھبراہٹ میں اُسکے ہاتھ سے ملک شیک کا گلاس تھوڑا ہلا تھا جس کی وجہ سے اُسکے کپڑے خراب ہو چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اوہ! آپ ایک کام کریں ایسے ٹھیک کر کے آجائیں میں انتظار کرتا ہوں یہاں‘‘

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ارسلان بھی اُسکے ساتھ ہے کھڑا ہو گیا تھا وہ اسطرح کھڑا تھا کہ نیہا کے صرف بال دکھ رہے تھی وہ ارسلان کے لمبے قد کی وجہ سے چھپ گی گئی تھی۔نیہا کے ہاتھ سے گلاس لے کر ٹیبل پر رکھتا وہ واپس بیٹھ گیا تھا نیہا واشروم کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"یہ ارسلان ہے نہ ؟"شفاف شیشے کا دروازہ کھولتے ہوئے روبا اور شاویز ارسلان کے عین سامنے کھڑے تھے۔

"ہاں لیکن یہ لڑکی کون تھی اسکے ساتھ ؟"شاویز حیرانگی سے کہتا ہوا اُسکی طرف بڑھا تھا۔

"ارے شاویز بھائی آپ یہاں" وہ مسکراتا ہوا شاویز سے ہاتھ ملانے کے لیے آگے کر رہا تھا کہ شاویز نے غصے سے اُسے دیکھا تھا۔

ارسلان تم سے یہ اُمید نہیں تھی مجھے میری بہن کو دھوکا دے رہے ہو۔۔کون تھی وہ لڑکی ؟وہ غصے سے تیز آواز میں بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے بھائی بیوی تھی میری" وہ پریشانی کے عالم میں بولا تھا روبا اور شاویز نے حیرت سے اُسکی طرف دیکھا شاویز کی آنکھوں میں غصّہ جیسے پانی کی طرح ابل رہا تھا اُسکا بس نہ چلتا وہ وہیں اُسکی مار دیتا۔

"شاویز چھوڑو اُسے۔۔۔" روبا نے اُسے پیچھے دھکیلا تھا نیہا" سامنے سے آتی تیزی سے اُنکی طرف بڑھی تھی۔

#کہی_ان_کہی_چاہتیں

#آخری_حصہ

#از_علیشاءناز

www.novelsclubb.com

"یہ کیا ہو رہا ہے یہاں ؟" شاویز ایک دم پیچھے ہٹا تھا۔

"نیہا؟"

"جی بھائی آپ کیا سمجھ رہے تھے؟ میری دوسری۔۔۔۔۔اوہ۔۔۔۔۔اوہ میرے اللہ!" ارسلان صدمے سے کرسی پر بیٹھا تھا۔

"لیکن تم یہاں کیسے؟"

"دراصل میں نے کہا تھا نیہا کو مجھے کچھ بات کرنی تھی گھر میں بتا کر آئے تھے۔" وہ نیہا کے برابر میں کھڑا ہوتا بتا رہا تھا۔

"اوہ۔۔۔سوری یار میں نے۔۔۔۔غلطی سے" شاویز شرمندگی سے کھڑا معذرت کر رہا تھا۔

"کوئی بات نہیں بھائی ہوتا ہے خیر میں نیہا کو ڈراپ کر دیتا ہوں گھر اللہ حافظ"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے اور ایک بار بھی سے معذرت" روبا نے کہا تھا۔

"کوئی بات نہیں آپ لوگ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں اب۔" ارسلان اور نیہا دونوں ریسٹورنٹ سے جا چکے تھے روبا پر شاویز وہاں اُسے جگہ بیٹھ گئے تھے۔

”یہ کیا تھا ویسے؟“

"کچھ نہیں یار کہا نہ سوری۔۔۔اب تم اس بات کو لے کر مت بیٹھ جانا“

"اچھا اب جلدی بولو یہاں کیوں لا کر بیٹھا دیا ہے؟“

”کیوں تمھاری بس چھوٹ رہی ہے؟

شاویز۔۔۔۔۔۔۔اپنی بڑی بڑی آنکھیں دکھائے وہ اُسے گھور رہی تھی۔

"اچھا نہ۔۔۔۔ایسے مت دیکھا کرو ڈر لگتا ہے“ چہرے پر معصومیت سجائے مسکراتا حیات اُسے دیکھتا کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

”ہاہاہا تم ڈر گئے مجھ سے“

”تمھاری نہیں آنکھوں کی بات کر رہا تھا“ اُسکے کہتے ہیں روبا نے فوراً اپنے نظریں موڑلی تھیں۔

"خیر ٹریٹ تو بنتی ہے نہ آخر تمہارا نکاح ہو رہا ہے" روبا نے ہنستے ہوئے بات بدلی تھی۔

"روبا میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا فضا میں عجیب سی خاموشی چھا گئی تھی۔

"تم پاگل ہو گئے ہوئے شاویز۔۔۔اگلے ہفتے نکاح ہے تمہارا شامین کتنی خوش ہے تم کیسے کسی کی خوشیاں چھین سکتے ہو؟ تائی جان کی سب سے بڑی خواہش رہی ہے ہمیشہ سے۔۔۔۔۔اور مجھے نہیں کرنی شادی"

"شادی نہیں کرنی یا مجھ سے نہیں کرنی؟" وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتا پوچھ رہا تھا کچھ پل کی خاموشی کے بعد وہ بولی تھی۔

"نہ شادی کرنی ہے نہ تم سے کرنی ہے۔"

"تمہیں واقعی مجھ سے محبت نہیں ہے؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں۔۔۔۔" وہ اتنا بول کر گہری سانس لیتے ہوئے ریسٹورنٹ کے باہر نکلی تھی۔

روبار کو۔۔۔۔اف۔وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتا اُسکے پیچھے گیا تھا۔

"گاڑی میں بیٹھو"

"رکشے ٹیکسی والوں کی سٹرائیک نہیں ہے آج" وہ بنا اُسے دیکھے روڈ پر کھڑی رکشا روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"اچھا میں کچھ نہیں کہہ رہا تم بیٹھو پلیز۔"

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی لیکن شاویز اور کچھ نہ بولے وہ بھی روبا کے ساتھ ہوتے ہوئی یہ ممکن نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

''بس ایک آخری بات روبا اُسکے بعد کبھی تم سے کوئی بات نہیں کروں گا پلیز ۔۔۔۔۔'' وہ التجائی انداز میں بول رہا تھا لیکن روبا باہر کی طرف دیکھنے میں مصروف تھی۔

"روبا تم یہ سب امی کی وجہ سے کر رہی ہو نہ ؟'' روبا نے پلٹ کے اُسکی طرف دیکھا تھا پھر واپس اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی باہر کا مشاہدہ کرنے میں ۔۔۔۔ لیکن وہ اُسکی خاموشی کو سنا جانتا تھا۔ایک گہری سانس اندر لیتا ہوا گاڑی کی سپیڈ تیز کرتے ہوئے خاموش ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آسمان پر اندھیرا چھانے کے باوجود بھی ہر طرف رونق لگی تھی سب کے گھروں کی روشنیاں روشن تھیں۔ساری تیاریاں مکمل تھیں لیکن اس بار مرتضیٰ حسن کے گھر میں پہلے کی طرح وہ رونق نہیں تھی جو ہوتی تھی۔شاویز خاموش بیٹھا تھا اور اُسکی خاموشی اثر کرتی تھی آیت کو۔۔۔گھر میں ساری رونق لگانے والی آیت بھی بس خاموش ہی تھی۔

"مبارک ہو چاند دکھ گیا ہے۔" رضوانہ بیگم نے سب کو مبارک دیتے ہوئے کہا تھا۔

"سب کو مبارک ہو بھئی۔۔۔نیہا ذرا فون لگا اپنے سسرال مبارک باد تو دیں۔" راحیلہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"جی امی"

www.novelsclubb.com

سب سے عید ملنے کے بعد روبا اپنے کمرے میں سے چند شاپنگ بیگز اٹھائے باہر نکلی تھی۔کار ڈرائیو کر کے وہ ایک یتیم خانہ کے باہر کھڑی تھی مسکراتے ہوئے اندر قدم رکھا تھا آہستہ آہستہ سارے بچے اُسکے ارد گرد جمع تھے۔

"باجی آ گئیں۔۔۔باجی آ گئیں۔۔"

"عید مبارک !کیسے ہو سب"وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی ہمیشہ سے یہاں آکر اُسکا موڈ فریش ہو جاتا تھا اس کے چہرہ کھلتے گلاب کی طرف تروتازہ ہو جاتا تھا۔

"آپ نے دیر کیوں کر دی اس بار ہم انتظار کر رہے تھے ہمیشہ کی طرح غبارے والے بھیا تو آپ سے بھی پہلے آ گئے تھے۔"ایک معصوم سا بچہ اُسکے قریب آکر شکوہ کر رہا تھا۔

"سوری میرا بچہ میں ذرا مصروف ہوگئی تھی پر اب آگئی نہ یہ آپ سب کے لیے اس میں چاکلیٹس بھی ہیں" وہ اپنے سال کی ستر فیصد سیلری یہیں لگاتی تھی اُسکی جاب کرنے کی واحد وجہ صرف یہی تھی کیوں کہ مصطفٰی اور رضوانہ اُسے اُسی جگہ سے لائے تھے یہی وجہ تھی جو راحیلہ اُسے زیادہ پسند نہیں کرتی تھیں۔

"ویسے یہ غبارے والے بھیاہیں کون جو اس سال آپکی باجی سے بھی پہلے آ گئے تھے؟"

"ابھی بھی یہیں آج جلدی نہیں گئے تھے واپس وہ کھڑے" بچے نے دور کھڑے آدمی کی طرف اشارہ کیا تھا جو کسی سے بات کر رہا تھا روبا نے حیرت سے اُسے دیکھا جواب واپسی وہاں سے باہر کی طرف نکل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

لان کو خوبصورت پھولوں اور روشنیوں کی مدد سے سجا گیا تھا ہر طرف پھولوں کی مہکتی خوشبو آسمان پر پھیلی سیاہی، ہلکی ٹھنڈی ہوا فضا کو تازگی بخش رہی تھی۔

نیہا سرخ جوڑے پر سنہرے رنگ کا کام ہوا جوڑے پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی آج اُسکی شادی کا دن تھا جسکا مزہ لوک ڈاؤن نے خراب کیا تھا کافی سمجھانے کے بعد اُسکا موڈ اب کچھ بہتر تھا۔

شاویز کالے رنگ کا کرتا پہنے سبھی انتظام دیکھ رہا تھا کہیں سے نہیں لگ رہا تھا آج اُسکا نکاح ہے۔

"شاویز بیٹا ابھی تک یہیں کھڑے ہو چلو وہاں انتظار ہو رہا ہے تمہارا" رضوانہ بیگم اُسے کام میں مصروف دیکھ کر حیرت سے کہہ رہی تھی۔

"جی بس آیا"

www.novelsclubb.com

اسٹیج کو بہت خوبصورت طریقے سے سجایا تھا شامین وہاں اُداس چہرہ لیے بیٹھی تھی۔

قاضی صاحب کو نکاح پڑھوانے کے لیے بلالیا گیا تھا۔

شامین کے برابر میں راحیلہ بیگم اور روبینہ بیگم بیٹھی تھیں نیہا، آیت اور روبا اُسکے سامنے کھڑی تھیں آیت کے چہرے پر کوئی خاص خوشی نہیں تھی کیوں کہ وہ اپنے بھائی کی پسند سے واقف تھی۔

مولوی صاحب دوبار شامین سے پوچھ چکے تھے وہاں موجود سبھی قبول ہے سننے کے انتظار میں تھے لیکن اُسکا ذہن کہیں اور تھا۔

"شامین" شاویز نے نیہا کے کمرے میں بیٹھی شامین کو پکارا تھا۔

"جی؟" وہ جو کتاب پڑھنے میں مصروف تھی کتاب ایک طرف رکھ کر اٹھی تھی۔

"مجھے بات کرنی ہے تم سے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں کریں میں سن رہی ہوں۔" وہ توجہ سے کہہ رہی تھی۔

"ہمارے والدین کے درمیان سالوں پہلے ہونے والے رشتے سے میں باخبر تھا اس وقت مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔جانتا ہوں میں نے سب کے ساتھ غلط کیا ہے تمھارے ساتھ روبا کے ساتھ اپنے ساتھ۔۔۔!"

"مجھے سمجھ نہیں آرہا شاویز آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟" اُسکے چہرے پر پریشانی صاف جھلک رہی تھی جس چیز سے اُسے ڈر تھا آخر وہ اُسکے سامنے تھا۔

"معافی چاہتا ہوں تم سے۔۔۔۔تم بہت اچھی ہو لیکن مجھے محبت صرف روبا سے ہے" وہ ایک پل کے لیے ٹھٹک کر رہ گئی تھی لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں تھی وہ پہلے سے جانتی تھی لیکن یوں شاویز ک منہ سے اچانک یہ سب سنے گی اسکی توقع نہیں تھا اُسے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"امی مجھ سے پہلے ہی ناراض ہیں روبا بھی۔۔۔۔۔۔۔۔میں بس تمہیں یہی بتانے آیا تھا شادی تو میں کرلوں گا لیکن کبھی بھی مجھ سے محبّت کی اُمید نہیں رکھنا۔۔۔ تمہیں پہلے سے اسلئے بتایا تاکہ تمہیں فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔" وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا کمرے سے چلا گیا تھا شاید وہ صرف اپنی بات بتانے آیا تھا۔ شامین نے کچھ وقت کے لیے آنکھیں بند کیں تھیں ایک گہری سانس لیتے ہوئے وہ دونوں ہاتھ بیڈ پر جمائے بیٹھ گئی تھی آیت کی اللہ سے کی گئی دعا اس کے کانوں میں گونج رہی تھی اُسکے چہرے پر ہلکی سی مسکان آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ہے قبول" وہ آہستہ سے بولی تھی۔

"شامین بیٹا کیا ہو گیا ہے؟" راحیلہ بیگم نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر حیرت سے پوچھا تھا۔

"مجھے نہیں کرنی یہ شادی خالہ جان۔۔۔۔ آخر کیسی شادی؟ آخر کیا فائدہ ایسی شادی کا جس کا مستقبل ہی خراب ہے؟"

"نیہا ہوا کیا ہے؟" روبینہ بیگم غصے سے بولی تھیں۔

"کچھ نہیں ہوا امی۔۔۔ لیکن میں ایسے انسان سے کیسے شادی کر سکتی جو اپنی محبّت کے لیے کھڑا بھی نہیں ہو سکتا؟ اپنے لیے کچھ بول نہیں سکتا۔۔۔ وہ میرا ساتھ کیا دیگا زندگی میں؟" روبا نم آنکھیں لیے پلکیں جھکائے کھڑی تھی۔

"خالہ، امی آپ لوگوں کو کیوں لگتا ہے پُرانے رشتے مضبوط کرنے کے لیے اولادوں کی شادی آپس میں کرنا آخر حل ہے اُنکی مرضی کے بغیر؟"

"شامین۔۔۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا امی؟ ایک بار بھی شاویز کی یا میری مرضی نہیں پوچھی؟ اور تم روبا کب تم اُسے یوں بن بات کی سزا دو گی؟" وہ روبا کی طرف بڑھی تھی۔ "اُسکا چہرہ دیکھا ہے کسی نے؟" وہ آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی۔

اُسے بھی یہ معلوم تھا کہ اُسکا بھائی خوش نہیں لیکن پرواہ کسے؟" وہ استہزائیہ ہنسی تھی۔

"کیا شاویز نہیں چاہتا تھا یہ شادی ہو؟" روبینہ بیگم اپنی بہن سے مخاطب تھیں لیکن وہ خاموش کھڑی تھی۔

"خالہ آپکا بیٹا تو اب بھی آپ کا ہی فرمانبردار ہے آپکو صرف یہی ڈر ہے نہ امی کو برا لگے گا میں کہہ رہی ہوں آپ سے وہ کچھ نہیں کہیں گی۔" اُسکی بات پر راحیلہ بیگم نے ایک نظر روبا کو دیکھا تھا جسکی نم آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔

"شاویز مرتضیٰ حسن آپکو روبابنت اسد سے یہ نکاح قبول ہے ؟"

کیا؟؟اُسکی حیرت دیکھ کر مولوی صاحب نے ایک بار پھر دوہرایا تھا۔

"قبول ہے" وہ عجیب حیرت میں ٹھیک سے مسکرا بھی نہیں پایا تھا۔

"مبارک ہو بھئی" سب ایک ایک کر کے اُسے مبارک پیش کر رہے تھے جس کے سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا۔

کچھ دیر میں نیہا کی رخصتی کا وقت ہو گیا تھا ارسلان کے ساتھ اُسے رخصت کر کے وہ شامین کے پاس گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نکاح مبارک شاویز" اح مسکراتی ہوئی کہہ رہی تھی۔

"تم خوش ہو؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں میں کم از کم ایسے انسان کے ساتھ نہیں رہ سکتی تھی جو اپنی محبّت کے لیے اسٹینڈ نہیں لے سکتا"

"خیر۔۔۔اُسکی بھی الگ وجوہات ہیں۔۔۔ لیکن تمہارا شکریہ"

"کوئی بات نہیں جاؤ لان میں روبا کو بیجھتی ہوں گی آیت"

لان میں کھلے آسمان کے نیچے سفید لمبی قمیص کر سرخ رنگ کا دوپٹہ اوڑھے وہ کالے آسمان کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اور پھر تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے" وہ پیچھے سے آیا تھا۔

"ہاں نہیں ہے" وہ ڈھٹائی سے بولی تھی۔

"گڈ۔۔۔نکاح کیوں کیا پھر؟" دونوں ہاتھ باندھے وہ اُسکے برابر میں کھڑا ہو گیا تھا۔

"مجھے کیا پتہ تھا تم یوں سرے عام ریجیکٹ کر دیے جاؤ گے۔"

"توبہ کرو بی بی۔۔۔۔۔شوہر ہُوں تمہارا"

"شاویز تمہیں پتہ ہے تم نے بہت دیر کر دی تھی" ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اُسکے بالوں کو حرکت دے رہا تھا۔

"ہمم۔۔۔لیکن تمہیں تو ساری دنیا کی خبر ہوتی ہے نہ۔۔۔۔۔یہ کیوں نہیں پتا چلا؟"

"تمہیں بھی تو میری ساری باتیں پتا ہوتی ہیں نہ؟ یہ کیسے نہیں پتہ چلا؟" اُسکے سوال پر الٹا سوال آیا تھا اور ان دونوں سوالوں کے جواب شاید وہ دینا ہی چاہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمھارے لیے کچھ ہے بہت ٹائم پہلے لایا تھا موقع نہیں ملا کبھی تمہیں دینا کا یا شاید حق نہیں تھا۔" وہ جیب سے ایر نگز نکالتے ہوئے اُسکے سامنے کر چکا تھا۔۔

"یہ تو۔۔۔۔"

"جو تمہیں پسند آئے تھے پر تمھارے پاس ایکسٹرا پیسے نہیں تھے"

"ہاں مجھے پسند آئے تھے لیکن اس وقت کسی کو میری ضرورت تھی"

"جانتا ہُوں وہ وہی دن تھا جب پہلی بار مجھے پتہ چلا تھا یہ تم ہر اتوار ہر عید کہاں جاتی ہو۔۔۔۔" اندھیرا مزید بڑھتا جا رہا تھا لان میں لگی روشنیاں بھی مدھم پڑھتی جا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"شاویز میری عید ادھوری ہیں ان سب کے بنا" وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہہ رہی تھی جو مسکرا رہا تھا۔

"میری بھی"

''غبارے والے بھیا'' وہ کچھ یاد کرتے ہوئے ہنسی تھی۔۔

"تمہارا نہیں'' شاویز نے تپ کر کہا تھا۔لان کی ساری لائٹس اب بند ہو چکی تھی اُنکے قہقے فضا میں جذب ہوتے جا رہے تھے دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے مسکراتے ہوئے رب کا شکر ادا کر رہے تھے۔

____ختم شد____

www.novelsclubb.com